© rasailojaraid.com

الحمد للہ اہل سنت کے مدارس نے اس بیرونی امداد کو جو حکومت کی بجائے صرف افراد سے وصول ہوتی ہے، دینے والوں کی نیت کے مطابق دینی مقاصد پر ہی خرچ کیا ہے اور کرتے ہیں۔ اس سے نہ اسلحہ خریدا جاتا ہے، نہ طلباء کو تشدد کی ٹریننگ دی جاتی ہے، نہ فرقہ واریت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اس امداد کو انہوں نے استعمال کیا ہے تو صرف اور صرف دینی اور دینی مقاصد ہی کے لیے استعمال کیا ہے۔

مدارس کی آمد و خرچ کا حساب و کتاب اور اس کا آڈٹ

جہاں تک دینی مدارس کی آمد و خرچ کے حساب و کتاب کا تعلق ہے، اس کی بابت عرض ہے کہ تمام بڑے بڑے دینی مدرسے اور ادارے اپنا مکمل حساب رکھتے ہیں بلکہ سالانہ آڈٹ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ حکومت کا منظور شدہ کوئی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ وہ اپنے آڈٹ کی رپورٹ دیتا ہے اس اعتبار سے ہی ان کا کردار صاف اور بے غبار ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو لوگ انہیں کبھی اپنا تعاون پیش نہ کریں۔ لوگ اس اعتماد کے بعد ہی ان سے تعاون کرتے ہیں کہ ان کی دی ہوئی رقم صحیح مصرف پر ہی خرچ ہو رہی ہے اور ایک ایک پائی کا حساب ان کے ہاں موجود ہے۔ لیکن یہ دینی ادارے حساب کتاب میں حکومت کی مداخلت کے اس لیے خلاف ہیں کہ جس حکومت کے اپنے ہاتھ صاف نہیں ہیں، انہیں دوسروں کا حساب کتاب دیکھنے کا حق کیوں کر دیا جا سکتا ہے؟ حکومت پہلے زندگی کے دوسرے شعبوں میں اپنی صحیح کارکردگی پیش کرے، اہل ملک کے بارے میں اپنی خیر خواہی کا ثبوت مہیا کرے اور اپنی غیر جانبداری تسلیم کرائے تو پھر دینی مدارس بھی یقیناً ؏ "آن را کہ حساب پاک است، از محاسبہ چہ باک" کے مصداق حکومت کا حقِ احتساب تسلیم کرنے کے لیے تیار ہوں گے۔

مدارس دینیہ کے خلاف عالمی استعمار کی سازش

موجودہ حالات میں تو وہ کسی طرح بھی اپنے معاملات میں حکومت کو دخل اندازی کا حق دینا پسند نہیں کرتے اور واقعۃً حکومت اسی حق کی اہل بھی نہیں ہے۔ کیونکہ وہ بجا طور پر سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کے بارے میں حکومت کی ہاہاکار، یہ کسی کے اشارۂ ابرو کا نتیجہ ہے۔ حکومت صرف اداکار ہے، ہدایت کار کوئی اور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی مدارس کے بارے میں حکومت کے کارندوں کا شور و غوغا، صرف

© rasailojaraid.com